ادارہ

مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ: حیات و خدمات پر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کے تاثرات

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کی حیات وخدمات پر مولانا سعید الحق جدون فاضل دارالعلوم حقانیہ،اور مفتی بخت شید فاضل دارالعلوم کراچی نے تحقیقی مقالات لکھ کر ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ہم جامعہ کی طرف سے ان کو اس عظیم علمی و تحقیقی خدمت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ آئندہ کیلئے وہ اس سے بڑھ کر دین کی خدمت میں اپنی قلمی خدمات پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے (ان شاء اللہ)ابھی یہ تحقیقات ''مولانا شیر علی شاہ مدنیؒ : حیات و خدمات'' کے عنوان سے منظر عام پر آچکی ہیں،اسکی ابتدا میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کا پیش لفظ نذر قارئین ہے

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ میرے جگری دوست اور دیرینہ ہمدم تھے، آپ کے ساتھ تعلق کو بقولِ بعض اکابر ثلث الاثافی سے تشبیہ دیتا ہوں، آپ کے ساتھ میرا تعلق کوئی کم وقت کا نہیں تھا بلکہ بچپن سے بڑھاپے تک پوری زندگی قلبی تعلق رہا، ہم دونوں ایک گاؤں، ایک محلّہ میں پلے بڑھے اور ایک ہی درسگاہ میں پڑھا، گو مولانا مجھ سے سات آٹھ برس بڑے تھے مگر محبت، موانست اور ذہنی یگانگت کا قلبی اور گہرا تعلق آخری وقت تک نہ صرف قائم رہا، بلکہ ہر لحظہ زندہ اور تابندہ رہا۔ جامعہ حقانیہ میں ہم دونوں ہم درس تھے، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ہاں دورہ تفسیر میں اللہ تعالی نے ہم دونوں کو بیک وقت شریک ہونے کی توفیق دی۔ امیرِ شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمت میں ہم دونوں کی حاضری اکثر ایک ساتھ ہوتی۔ جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) جانے سے پہلے جمعیت علما اسلام کے مختلف امور میں مفکرِ اسلام مفتی محمودؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور دیگر اکابر کی نگرانی میں میرے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، غرض ایسا کوئی علمی اور دینی کام نہیں تھا جس میں ہم دونوں ایک ساتھ نہ ہوتے، ہماری رفاقت نہ صرف حضر میں رہتی بلکہ سفر میں بھی اکثر اوقات ہم دونوں اکٹھے رہتے تھے، جب کبھی ایسا موقع پیش آتا جس میں بالمشافہ ملاقات نہیں ہوسکتی تو خط وکتابت کے ذریعے باہم رابطہ رہتا تھا، جس کا بین ثبوت ''مکاتیب مشاہیر'' ہے۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خصائص سے نوازا تھا، آپ کی ایک منفرد خصوصیت یہ تھی کہ آپ مسجد ککے زئی میں میرے والد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز کے اولین تلامذہ میں سے تھے۔ ویسے تو شیخ الحدیث سے بے شمار لوگوں نے پڑھا لیکن جب شیخ الحدیث نے مسجد ککے زئی اکوڑہ خٹک میں پہلی دفعہ تدریس شروع کی تو مولانا شیر علی شاہ اس میں شریک رہے جس کی وجہ سے آپ دارالعلوم حقانیہ کا دارالعلومِ دیوبند کے ساتھ تکوینی مشابہت کا سبب بنے۔ دارالعلوم دیوبند کا آغاز ایک چھوٹی سی مسجد میں انار کے درخت کے نیچے ملا محمود اوران کے چہیتے شاگرد (شیخ الہند) محمود حسن کے پڑھنے پڑھانے سے ہوا، یہی صورتحال اکوڑہ خٹک کی مسجد ککے زئی میں شہتوت کے درخت کے نیچے اس وقت کے ملا محمود (مولانا عبدالحق) اوران کے تلامذہ، مولانا یونس خالص اور مولانا شیر علی شاہ کی تعلیم وتعلم سے پیش آئی، اللہ تعالیٰ نے یہ دیوبند اول اور دیوبند ثانی (حقانیہ) کے درمیان ایک تکوینی مشابہت پیدا فرمائی۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے جامعہ دارلعلوم حقانیہ میں پڑھ کر یہاں سے فراغت حاصل کی۔ آپ حضرت شیخ الحدیث کی خصوصی تربیت میں رہے، سفر وحضر میں رفاقت وخدمت کا شرف آپ کو حاصل رہا۔ آپ نے آخری دم تک جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی بڑی خدمت کی اور یہیں تدریس کرنے کی تمنا کرتے ہوئے اس دارفانی سے چل بسے۔ اللہ تعالی ان کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ ممتاز عالم دین اور مایہ ناز مفسر ومحدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ولی کامل تھے، آپ کی کرامت کے کئی کرشمے لوگوں نے دیکھے اور بیان کئے لیکن میرے خیال میں ان کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ انہوں نے درس وتدریس اور دین کی نشر واشاعت کے حوالے سے جو کچھ منہ سے نکالا، وہ ریکارڈنگ کی صورت میں محفوظ ہوگیا اب ان کی وفات کے بعد وہ جملہ علوم ومعارف آپ کے شاگردوں کے واسطے سے ضبط وترتیب کے مراحل سے گزر کر منظر عام پر آرہے ہیں، علوم القرآن، تفسیر، حدیث اور دیگر علوم وفنون کے حوالے سے آپ کے علوم ومعارف کو مدون کیا جا رہا ہے۔ آپ کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت کے ساتھ آپ کی حیات وخدمات کو بھی منظرِ عام پر لایا جارہا ہے۔ ماہنامہ الحق نے آپ کی حیات وخدمات پر خصوصی نمبر نکالا، لیکن خصوصی نمبر کے منہج کے مطابق اس میں مختلف لوگوں کے تاثرات کو جمع کیا، یہ ابتدائی مواد تھے جس پر تحقیق کی ضرورت تھی۔ اللہ تعالی جزائے خیر دے مولانا سعید الحق جدون اور مفتی بخت شید کو جنہوں نے ان مواد پر تحقیق کرکے حضرت شیخ کی حیات وخدمات کو تحقیقی انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مولانا سعید الحق جدون ہمارے ان خصوصی شاگردوں میں سے ہیں جو ہر وقت کسی نہ کسی علمی

موضوع پر لکھتے رہتے ہیں، آپ کئی کتابوں کے مصنف ہیں، شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کی حیات میں ان کی افادات پر مشتمل دو کتابیں لکھیں، ایک ''شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ صاحب کی درسگاہ میں'' اور دوسری ''امام ابوحنیفہ پر اعتراضات کا علمی جائزہ'' جن کو اہل علم اور حضرت شیخ کے حلقہ احباب نے پسند کیا اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کے مقدمہ تفسیر اور اس حوالے سے ان کے محاضرات قرآنی کو جدید اسلوب کے ساتھ حوالہ جات سے مزین کر کے ''مطالعہ علوم القرآن اصول ومبادی'' کے نام سے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ اب مولانا شیر علی شاہ کی تفسیری خدمات پر ایم فل میں تحقیقی مقالہ لکھ کر حقانی فرزندان کی طرف سے یہ اہم ذمہ داری نبھائی۔

حضرت شیخ کی حیات وخدمات کا یہ عظیم علمی اور تحقیقی کام سرانجام والے دوسرے اسکالر دارالعلوم کراچی کے فاضل مفتی بخت شید صاحب ہیں، جو ایک صاحب ذوق قلم کار ہیں، اس سے قبل ''حدیثِ ام زرعہ'' پر مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کی علمی توضیحات کو ایک رسالے کی شکل میں منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اور اب مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کی علمی، دینی وملی خدمات پر وفاقی اردو یونیوسٹی کراچی سے ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ یہ کتاب درحقیقت ان دونوں فاضلین کی تحقیقی کاوش اور قابل قدر کارنامہ ہے، جس کو دونوں فاضلین نے علوم اسلامیہ میں ایم فل کرتے ہوئے انجام دیا۔ اب ان دونوں مقالوں کو جمع کر کے اور ان میں مزید اضافے کر کے منظرِ عام پر لایا جا رہا ہے۔

مدارسِ دینیہ کے فاضلین کو چاہئے کہ وہ یونیورسٹیوں میں چاہے استاد کی حیثیت سے کام کرتے ہوں یا شاگرد کی حیثیت سے، ہر حالت میں مدارس اور اپنے اساتذہ کی خدمات کو مدنظر رکھیں، اپنے اساتذہ اور مشائخ کی خدمات کے ساتھ ساتھ ان مدارس اور دینی معاہد کی خدمات پر تحقیق کرنا ان فاضلین کی ایک اہم ذمہ داری ہے تاکہ عوامی اور حکومتی سطح پر علما کرام اور دینی مدارس کا مثبت تشخص اجاگر ہو سکے اور معاشرے میں ان بوریہ نشین علما اور مشائخ کی خدمات جلیلہ سے آگاہی فراہم کی جا سکے، جس کے نتیجے میں افرادِ معاشرہ کا تعلق اہلِ علم سے مضبوط ہو سکے گا اور وہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں گے وگرنہ میڈیا کے منفی کردار اور عالمی پروپیگنڈے کے نتیجے میں عوام کا تعلق دینی مدارس اور اہلِ علم سے کمزور ہوتا جا رہا ہے جو الحاد وبے دینی اور گمراہی وبے راہ روی کی بنیاد بن رہی ہے۔

مولانا سعید الحق جدون اور مفتی بخت شید نے اپنے شیخ سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے یہ انمول تحفہ اہل علم کی خدمت میں پیش کیا، جس کے پر مغز مواد اور بہترین اسلوب کو دیکھ کر میں یہ امید رکھتا ہوں کہ علمی دنیا میں اس کتاب کا بھرپور استقبال کیا جائے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالی ان دونوں مقالہ نگاروں کی یہ کوشش قبول فرما کر آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین